انٹرویو

حضرت مولانا عیسیٰ منصوری*

ضبط و ترتیب: شکیل رشید

اسلام ایک نظریہ ہے اور مغرب صرف ایک طاقت

حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری ورلڈ اسلامک فورم (لندن) کے چیئرمین ہیں' یہ وہ ادارہ ہے جو یورپ میں مسلمانوں میں تعلیم کے فروغ کے لئے سرگرم ہے۔ اس کے ایجنڈے پر 'میڈیا' کے ذریعے اسلامی نظریات کو پھیلانا بھی شامل ہے' حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری اپنی تحریروں کے ذریعے دونوں کام بڑی ہی تندہی سے کر رہے ہیں' جنگ جیسے کثیر الاشاعت اردو روزنامے میں حضرت مولانا کے کالم مستقل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کالموں کے ذریعے وہ مسلمانوں کے تعلیمی' اقتصادی' سماجی' معاشرتی اور مذہبی مسائل اور امور پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ''دینی مدارس اور عصری تقاضے' مغربی افکار و نظریات اور ان کا تاریخی پس منظر'' مقالات منصوری'' (دو جلدوں میں) حضرت مولانا کی چند گرانقدر تصانیف ہیں جو پاکستان سے شائع ہوئی ہیں' اور ساری دنیا میں پڑھی جاتی ہیں' اردو ٹائمز ممبئی نے حضرت مولانا کی ممبئی آمد پر ان سے ملاقات کی' ان سے کی گئی گفتگو کے اقتباسات درج ذیل ہیں:

س: حضرت مولانا عیسیٰ منصوری صاحب آپ کا تعلق بنیادی طور سے ہندوستان کی ریاست گجرات سے ہے اور گجرات میں سخت قسم کے فسادات ہوئے ہیں' کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یورپ کے گجراتی مسلمانوں پر ان فسادات کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

ج: یہ سچ ہے کہ یورپ میں سورت اور بھڑوچ اور دوسرے اضلاع کے بہت سارے مسلمان بستے ہیں' ان کے رشتے دار اور عزیز فسادات کی بھینٹ چڑھے ہیں' ظاہر ہے کہ فسادات کے ایام میں ان میں بڑی بے چینی تھی' لوگ یہ جاننے کے لئے بیتاب رہتے تھے کہ گجرات میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم تمام لوگوں نے یہاں انگلینڈ میں سرکاری ذمہ داران سے ملاقاتیں کیں' مختلف ملکوں کے سفیروں سے ملے' وزیر داخلہ جیک اسٹرا' اور وزیر اعظم ٹونی بلیر کو یادداشتیں دیں اور مختلف ذرائع سے حکومت ہند پر دباؤ ڈلوانے کی کوششیں کیں کہ فسادات رک جائیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ جب گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی لندن آئے تو مسلمانوں نے ان کی بڑی ہی سخت مخالفت کی تھی' مہیش بھٹ جی کا مجھے

---

* چیرمین ورلڈ اسلامک فورم انگلینڈ

فون آیا تھا کہ مودی سے مل کر ان سے بات کی جائے‘ ہم ملاقات نہیں کرنا چاہتے تھے مگر ہم نے ملاقات کی اور ان کے سامنے گجرات کے مسلمانوں کے حالات رکھے۔ اب بھی یہاں کے لوگ مودی اور ان کی حکومت سے خوش نہیں ہوئے ہیں‘ لوگ اب بھی بے چین رہتے ہیں۔

س: آپ لوگوں نے گجرات کے فسادیوں کے خلاف عدالت میں مقدمات قائم کئے تھے۔ ہم نے ایڈوانی اور مودی کے خلاف عالمی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی بھی تیاری کی تھی‘ اس وقت برطانیہ کی حکومت نے ہمارا ساتھ دینے کا وعدہ بھی کیا تھا مگر پھر برطانیہ کے مفادات اس کے سامنے آ گئے‘ اور تمام معاملہ دھرا کا دھرا ہی رہ گیا‘ حکومت برطانیہ ہی معاملہ عالمی عدالت میں لے جانے کی مجاز تھی‘ مگر وہ پیچھے ہٹ گئی اور ہماری کوششیں ناکام رہیں‘ مگر ایک بات یہ ضرور ہوئی کہ ہماری کوششوں کے نتیجے میں مودی کے مظالم اور آر ایس ایس کی ذہنیت سے یہاں کے تمام لوگ بخوبی واقف ہو گئے‘ جب مودی یہاں آئے تھے تو یہاں کے بڑے بڑے اخباروں نے سرخیاں لگائی تھیں‘ ۳ ہزار مسلمانوں کا قاتل مودی۔

س: سنا ہے کہ آپ کے فورم کی کوششوں سے برطانیہ میں آر ایس ایس پر ریسرچ کیلئے ادارے قائم ہوئے ہیں؟

ج: یہ سچ ہے‘ لیسٹر یونیورسٹی اور ایک دوسرے ادارے میں آر ایس ایس پر ریسرچ کے لئے مستقل ادارے قائم ہوئے ہیں‘ دو کتابیں شائع بھی ہو چکی ہیں‘ دونوں ہی کتابیں غیر مسلم دانشوروں کی تحریر کردہ ہیں‘ اب برطانیہ میں آر ایس ایس بحث کا موضوع بن گئی ہے‘ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں بھی ایسا ہی کام ہونا چاہیے‘ ضروری ہے کیونکہ ابھی جب میں لکھنؤ گیا تھا تو وہاں علمائے کرام نے مجھے بتایا کہ اب اردو پڑھانے اور اسلام کی معلومات فراہم کرنے کے لئے آر ایس ایس والے بھی اسکول کھولنے کی بات کرنے لگے ہیں۔ اب آپ سمجھ لیں کہ وہ کس طرح کی اردو پڑھائیں گے اور کیسی اسلام کی معلومات دیں گے!

س: آپ اپنے فورم کے متعلق کچھ بتایئے۔ اس کے کیا کام ہیں؟

ج: ورلڈ اسلامک فورم کے دو ہی مقاصد ہیں‘ ایک تعلیم دوسرا میڈیا۔ تعلیمی میدان میں الحمدللہ ہم بے حد کامیاب رہے ہیں۔ کوئی سات سال قبل ناٹنگھم کے علاقے میں ایک ملین پاؤنڈ کی لاگت سے ہم نے زمین خریدی تھی۔ ۳۔۴ ملین پاؤنڈ خرچ کر کے ہم نے وہاں مسلمان بچیوں کے لئے تین سو کمروں کا ایک اسکول قائم کیا ہے‘ جہاں عصری اور دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں مرحوم مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی آئے تھے اور بڑی دعائیں دی تھیں۔ امسال پہلی بار بچیاں فارغ ہوئی ہیں اور یورپ بھر میں یہاں کے رزلٹ معیاری رہے ہیں۔ شیفیلڈ کے علاقے میں بچوں کے لئے جامعۃ الھدیٰ کے نام سے ایک اسکول ہم نے تعمیر کیا ہے‘ مولانا تقی عثمانی صاحب اس اسکول کا دورہ کر چکے ہیں‘ ان دونوں ہی تعلیمی اداروں کے سربراہ مولانا ضیاء الحق ہیں۔ لندن میں ہمارا ایک کالج ہے‘ ابراہیم کمیونٹی‘ مولانا مشفق اس

کے سربراہ ہیں۔ اس کالج میں ۱۹۔۲۰ سال کے بچوں کے لئے تین سالہ کورس ہے' اس کورس کے بعد بچے چاہیں تو جامعہ ازہر چلے جائیں یا مدینہ یونیورسٹی اور چاہیں تو برطانیہ کی ہی کسی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرلیں۔ اس طرح لیسٹر کے علاقے میں ''دارارقم'' کے نام سے ایک اسکول قائم کیا گیا ہے جس کے سربراہ مولانا فاروق محمد ہیں۔ پاکستان میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ہے' ہمارے ۶ ہزار بچوں نے وہاں کے مطالعہ اسلام کا مراسلاتی کورس کیا ہے' میڈیا کا جہاں تک سوال ہے تو مختلف اخبارات سے میں خود جڑا ہوا ہوں' ہمارا ایک ماہنامہ ''الشریعہ'' کے نام سے مسلسل نکل رہا ہے۔

س: اور سماجی و معاشرتی میدانوں میں؟

ج: ہم نے گجرات کے زلزلے اور فسادات کے دوران بھی بہت کام کیا ہے۔

س: کیا برطانیہ اور یورپ میں اصلاح معاشرہ کے لئے بھی کوئی سرگرمی ہے' ظاہر ہے کہ یورپ میں بے راہ روی اور فحاشی عام ہے اور جو مسلمان وہاں جاتے ہیں عموماً بگڑ جاتے ہیں؟

ج: ایسا نہیں ہے' برطانیہ میں جہاں بھی مسلمان بستے ہیں وہاں ان کے ثقافتی مراکز ہیں' مسجدیں ہیں' وہ اپنے رسالے نکالتے ہیں' اور میں یہ بتادوں کہ یہاں آنے والے مسلمانوں میں عموماً دینی شعور بیدار ہوجاتا ہے' دیکھا گیا ہے کہ لوگ زیادہ ہی دیندار ہوجاتے ہیں۔ مختلف جماعتیں بھی ہیں جو اپنے اپنے انداز میں کام کررہی ہیں۔ اصلاح معاشرہ پر بہرحال ہم توجہ دیتے ہیں' اس مقصد کے لئے سیمینار بھی ہوتے ہیں۔

س: یورپ میں آپ ایک طویل عرصے سے ہیں؟ آپ کی نظر میں آج کا اہم مسئلہ کیا ہے؟

ج: آج کا اہم مسئلہ اسلام اور مغرب کی کشمکش ہے' اسلام ایک نظریہ ہے اور قرآن پاک کے نزول کے بعد دنیا پر قرآن کا نظریہ ہے اور قرآن پاک کے نزول کے بعد دنیا پر قرآن کا نظریہ حاوی رہا ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ مثلاً قرآن پاک کہتا ہے کہ نظام ایک آدمی کی عقل پر نہیں قائم ہوگا بلکہ عقل اجتمائی پر قائم ہوگا'' خالق ایک ہے'' اب کوئی بھی شخص چاہے تین خدا کو مانتا ہو چاہے ۳۳ کروڑ کو' وہ جب ایک جگہ پہنچے گا تو اسے توحید کی بات تو کرنا ہی ہوگی' قرآن پاک کہتا ہے امرھم شوری بینھم جب مل کر بیٹھیں گے تو انہیں یہ بات تسلیم کرنا ہی ہوگی' انہیں جمہوریت اور شورائیت کی بات کرنا ہوگی۔ تو اسلام ایک نظریہ ہے اور مغرب صرف ایک طاقت ہے پاور ہے' مغرب کے پاس کوئی نظریہ' نظام حیات' اور انسانیت کے لئے کوئی پیغام نہیں ہے' صرف طاقت ہے اور من مانی ہے' میں بتادوں کہ تاریخ شاہد ہے کہ کوئی ایسی تلوار نہیں ہے جو نظریہ کو کاٹ دے۔

س: کوئی مثال ہے؟

ج: کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ کو لے لیجئے' آپؑ ایک نظریہ لے کر آئے تھے' اس نظریے کے خلاف فرعون اور ہامان تھے مگر وہ طاقتیں ختم ہوگئیں اور حضرت موسیٰؑ کا نظریہ قائم ہے' حضرت عیسیٰؑ نظریہ لے کر آئے ساری

طاقتوں نے اس کے خلاف زور لگا دیا مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد وہ طاقتیں ختم ہو گئیں مگر حضرت عیسیٰؑ کا نظریہ ختم نہیں ہوا' تو نظریہ کو طاقت اور جبر سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ آج ہو یہ رہا ہے کہ مغرب نے نظریئے کو اپنا حریف قرار دے دیا ہے وہ نظریئے کو جبر سے ختم کرنا چاہتا ہے اور یہ ممکن نہیں ہے۔ نظریہ صرف اسی وقت ختم ہو سکتا ہے جب وہ غیر فطری ہو' اس میں باطنی طور پر خامی اور کمی ہو' یا پھر اس صورت میں کہ اس سے زیادہ بہتر کوئی نظریہ انسانیت کی بہتری کے لئے آ جائے۔

س: نظریئے کو جبراً ختم کرنے کے کیا اثرات پڑے ہیں؟

ج: دیکھئے پوری دنیا ایک گلوبل ولیج (Global Village) بن گئی تھی' دنیا کے تمام ممالک ایک رخ پر جا رہے تھے' دنیا کے تمام انسان ایک دوسرے سے اپنے تجربات کا تبادلہ کر رہے تھے' اور دنیا ایک سمت میں بڑھ رہی تھی کہ امریکہ نے صیہونیت کا آلہ کار بن کر دنیا کو ایک ہی جگہ پر روک کر رکھ دیا۔ امریکہ کی کوشش تھی کہ مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جائیں۔ میرا سوال بڑا ہی سیدھا ہے' مغرب کو اس نے کیا فائدہ آج پہنچایا مستقبل میں کیا فائدہ پہنچے گا یا اس سے انسانیت کس طرح سے مستفیض ہو گی؟

س: گویا صورت حال خراب ہوئی ہے؟

ج: بالکل! ملٹی نیشنل کمپنیوں کا آج ساری دنیا پر قبضہ ہے۔ ۲۴ ہزار ٹریلین میں سے ۱۳ ہزار ٹریلین دولت کی مالک یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہی ہیں۔ یہ دنیا کے ۸۴ فیصد قدرتی وسائل پر قابض ہیں' اسلحہ اور تیل کی کمپنیاں سب سے زیادہ مالدار ہیں' یہ امریکہ کی تیل کی کمپنیاں ہی ہیں جن کے سربراہ ڈک چینی اور بش جیسے لوگ ہیں' جو دنیا کو کنٹرول کرنے کا منصوبہ تیار کرنے کے ذمہ دار ہیں' سچائی تو یہ ہے کہ آج انسانیت کے مسائل وہ نہیں ہیں جو میڈیا دکھا رہا ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں' اناج اور مکان سے محروم ہیں' امریکہ میں ہی ساڑھے ۳ کروڑ افراد ایسے ہیں جنکے پاس نہ روٹی ہے نہ ہی مکان' تو امریکہ کا اصل مسئلہ صدام یا اسامہ نہیں ہیں' امریکہ کے مسائل تو اور ہی ہیں۔ روس کی مثال لیجئے۔ بڑی سنگین صورتحال ہے' اقتصادی تنگی کا یہ حال ہے کہ ایک شخص آج جوتا خرید لے تو کئی برس تک جوتا خریدنے کی سوچ نہیں سکتے۔ بچیاں عزت بیچ کر گھر چلاتی ہیں' وہاں اصل مسئلہ چیچنیا نہیں ہے' فرانس کا اصل مسئلہ حجاب نہیں' وہاں کے بوڑھے اور ضعیفوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے' ہندوستان میں ۴۰ لاکھ ایڈز کے مریض ہیں۔ لوگوں کے پاس چھت نہیں ہے' روٹی نہیں ہے' اصل مسئلہ مندر' مسجد نہیں ہے' تو آج انسانیت جو پریشان ہے' وہی اصل مسئلہ ہے' افسوس کہ ہم نے بھی اسے اپنی سوچ کے دائرے سے خارج کر دیا ہے' جب تک مسلمان ساری انسانیت کی بھلائی کی نہیں سوچے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں نازل ہو گی' رسول اکرم ﷺ نے سوشل ورک' تمام انسانوں تک اپنی بات پہنچانے' معاشرے کے بگاڑ کو دور کرنے پر زور دیا ہے' آپ ایک معلم تھے' آپؐ نے تعلیم پر زور دیا ہے' اس تعلیم پر جسے ''علم نافع'' کہا جاتا ہے۔ علم نافع (یعنی نفع دینے والا علم) سائنس کا بھی ہو سکتا ہے اور دینی تعلیم اگر انسانیت کی نفع کے لئے نہ ہو تو وہ علم نافع نہیں' ہم نے آج دنیا کو دو خانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۴ پر)